أدعُ إلىٰ سبيلِ ربّک بالحکمۃ والموعظۃِ الحسنۃ ۔ النحل ١٦: ١٢٥

ختم النبیین کا معنی

اور

علامہ محمد سعید احمد اسعدؔ کے مغالطہ کا ازالہ

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیہ

جامعہ محمدیہ معینیہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد سٹی
041-8544971

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ....[النحل ۱۶:۱۲۵]

خاتم النبیین کا معنی

اور

علامہ محمد سعید احمد اسعد کے مغالطہ کا ازالہ

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیۃ

جامعہ محمدیہ معینیہ جڑانوالہ روڈ..... فیصل آباد

فون نمبر: 041-8544971

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب: خاتم النبیین کا معنی اور علامہ محمد سعید احمد اسعد کے مغالطہ کا ازالہ

مصنف: مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتہم العالیۃ

کمپوزنگ: حضرت مولانا ریاض احمد سعیدی زید مجدہ

ناشر: جامعہ محمدیہ معینیہ

اشاعت: مارچ 2014

تعداد: 1100

صفحات 60

ملنے کا پتہ

جامعہ محمدیہ معینیہ عمر ٹاؤن 214 رب ڈھڈی والا شرقی

جڑانوالہ روڈ فیصل آباد سٹی فون نمبر: 041-8544971

فون نمبرز: 0333-8377392, 0300-8092933,

0301-03127035947

مشرف ہو کر دین حق کی دعوت دینے پر مامور ہوتا ہے۔

بحمدہ تعالیٰ اس بیان سے واضح ہو گیا کہ عالم اجسام میں حضور سید المرسلین ﷺ کی بعثت باقی تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے آخر میں ہونا، عالم ارواح میں آپ ﷺ کے حقیقتاً منصب نبوت پر فائز فرمائے جانے کے منافی نہیں ہے بلکہ دونوں عظمتیں آپ ﷺ کے لئے ثابت ہیں۔ وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

اس تحریر کا پس منظر اور رسالہ ختم نبوت میں پیش کیا جانے والا نظریہ

کچھ عرصہ پہلے علامہ محمد سعید احمد اسعد نے عالم ارواح میں حضور سید المرسلین ﷺ کے حقیقتاً مشرف بہ نبوت فرمائے جانے کو، جو کہ دلائل شرع سے ثابت اور جمہور علمائے امت کا عقیدہ ہے اور موصوف مذکور بھی گزشتہ ساری عملی زندگی میں اسی کی تبلیغ کرتے رہے ہیں، ختم نبوت کے منافی قرار دے دیا اور کہا اس عقیدہ سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے جو کہ قطعی طور پر کفر ہے۔

بایں وجہ عالم ارواح میں آپ ﷺ کے حقیقتاً منصب نبوت پر فائز فرمائے جانے کا صاف انکار کر دیا اور ایک پمفلٹ بنام:

''اللہ جل جلالہ کے محبوب ﷺ پہلے نبی یا آخری؟''

میں اپنا یہ نظریہ پیش کیا، جس پر بحیثیت مصنف اپنا نام لکھنے کی جگہ ایک بندۂ خدا لکھا ہے۔

تو بفضلہٖ تعالیٰ فقیر راقم الحروف نے چند ماہ قبل تصریحات میں موصوف کے شبہات کا ازالہ کر دیا اور اس لئے موقف کی سنگینی کا انہیں احساس دلایا کہ اس سے پوری امت مسلمہ کی تکفیر لازم آتی ہے اور ایسے نظریہ اور عقیدہ کا خالص گمراہی ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے

لہذا اس سے رجوع اور حق قبول کرنا لازم اور ضروری ہے۔

اور فقیر کی گزارشات کے بعد بھی موصوف کے اپنے نظریہ کو درست سمجھنے کی صورت میں چند اکابر علمائے اہل سنت کو حکم تسلیم کر کے دونوں تحریروں پر فیصلہ لینے کی موصوف کو دعوت عام دی جبکہ چند ماہ گزرنے کے باوجود موصوف کی طرف سے اکابر علماء سے فیصلہ لینے والی رائے سے اتفاق کی کوئی وضاحت سامنے نہیں آئی۔

البتہ اس دورانیہ میں موصوف کے والد گرامی فقیہ عصر حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم القدسیہ نے فقیر کی کتاب ''نبوت مصطفیٰ ﷺ الخ'' کا مطالعہ کیا تو فقیر کو مبارک باد دی اور اپنے موقف اور عقیدہ کی تحریری وضاحت فقیر کو ارسال کی۔ اصل تحریر کا عکس آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:

حضرت مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تحریر کا عکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین

اما بعد ۔ سید العالمین نبی الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت کے متعلق فقیر کا وہی عقیدہ و نظریہ ہے جو کہ
سیدی اعلیٰحضرت امام اہلسنت بریلوی قدس سرہ العزیز
سیدی و سندی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہٗ
کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
اس وقت بھی بفضلہٖ نبی تھے جبکہ سیدنا آدم علیہ السلام
کی ابھی تخلیق نہ ہوئی تھی جیسے کہ خود سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد گرامی ہے کنت نبیا و آدم بین الروح
والجسد او کما قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔

لہٰذا میرے احباب و مریدوں میں سے جس کا عقیدہ
اسکے خلاف ہوگا میرا اسکے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا
نہ وہ مجھ سے ملے نہ میرے پاس آئے فقط واللہ تعالیٰ الموفق للصواب

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہٗ
۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ

حضرت مفتی صاحب کی مذکورہ تحریر کے بعد علامہ اسعد نے اپنے والد گرامی کو ایک تحریر بھیجی جس میں اپنی 6 نکاتی تحریر پر مفتی صاحب کی تحریراً تائید کا حوالہ بھی دیا ہے اور مسئلہ نبوت کے سمجھنے میں خود کو غلطی لگنے کا خدشہ بھی ظاہر کیا ہے اور ایک تحریر مرتب کرنے کی درخواست کی ہے کہ میں اس پر دستخط کر کے اپنے نئے موقف سے رجوع کر کے اس تحریر والے موقف کو اختیار کرلوں گا۔

تو حضرت مفتی صاحب نے چند سطور میں ایک تحریر مرتب کی جس پر علامہ اسعد نے حسب وعدہ دستخط کر دیئے۔

اس کے بعد حضرت مفتی صاحب نے علماء اہل سنت سے اپیل کی ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں تحریراً یا تقریراً بحث نہ کریں۔

اصل تحریرات کا عکس آئندہ صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

تینوں تحریرات کا عکس

محمد سعید احمد اسعد صدر پاکستان سنی اتحاد
ناظم اعلیٰ جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی فیصل آباد ✆ 853829

Mohammad Saeed Ahmad Asad
(President Pakistan Sunni Ittehad)
Nazim-i-Aala Jamia Aminia Rizvia Sheikh Colony Faisalabad.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدی و سندی قبلہ مولانا صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ہدیہ سلام مسنون　　　مزاج گرامی

اہل سنت معقولی در رہ اللہ سطور بالا کے تحت اپنی ناقص عقل کیمطابق میں نے قرآن و سنت ، اکابرین اہل سنت کے ارشادات کے تحت اپنا موقف عرض کر دیا ہے ۔ نکات پر مبنی ہے آپ کی خدمت میں اسی لیے پیش کیا تھا جس پر آپ نے اظہار اطمینان بھی فرمایا تھا اور اسکی تحریراً تائید بھی فرمائی تھی ۔ لیکن تازہ جو ورکشاپ کے بعد مجھے یوں لگ رہا ہے کہ شاید یہ مسئلہ سمجھنے میں کہیں کوئی غلطی لگ رہی ہے ۔ اس لیے آپ ایک تحریر ثبت فرما دیں میں ان شاء اللہ اس پر دستخط کر دوں گا ۔ کیونکہ میں آپ کی دعاؤں کے ساتھ واپس لوٹنا چاہتا ہوں ۔

آپ کی دعاؤں کا طالب
محمد سعید احمد اسعد غفرلہ

۲۷ مارچ ۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ اما بعد ۔ مندرجہ ذیل نزاعی مسئلہ کے متعلق جو موقف سیدی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے وہی موقف ہمارا ہے ۔ اور آئندہ اسی فرمان ذیشان کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد (حضور علیہ السلام) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات کبھی تحریرا یا تقریرا بحث نہیں کریں گے بلکہ ہم تسلیم ختم کرتے ہوئے مانتے ہیں

فقط فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ ۔

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

فقیر ابو سعید غفرلہ علماء اہلسنت کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ آئندہ اس مسئلہ کے متعلق تحریرا یا تقریرا کچھ بحث نہ کریں کیونکہ ایسے اختلافات سے انتشار پیدا ہوتا ہے اور نقصان ہی ہے ۔ والسلام

دعاگو فقیر ابو سعید غفرلہ

نیز ان تحریرات سے کچھ عرصہ پہلے موصوف نے اپنے نئے نظریہ کا عنوان تبدیل کر کے چند نکات پر مشتمل ایک تحریر مرتب کی جس کا حوالہ موصوف نے گزشتہ تحریر میں دیا ہے اور وہ تحریر چونکہ نہایت پُرفریب انداز میں لکھی گئی ہے اس لئے عدم توجہ اور موصوف کے بارے میں حسن ظن ہونے کی وجہ سے کسی مخلص فاضل کا اس کی تائید کر دینا بعید نہیں ہے تو موصوف نے اپنے والد گرامی سے اس پر تائید حاصل کر لی جبکہ اس تائید کے بعد حضرت مفتی صاحب نے اپنا عقیدہ واشگاف الفاظ میں تحریر فرما دیا ہے جو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں لہٰذا یہ تائید کالعدم ہے۔ تاہم اس تحریر کے بارے میں آخر میں کچھ عرض کیا جائے گا۔

مذکورہ تحریرات سے چند ماہ بعد اب پھر موصوف نے ایک چار ورقی پمفلٹ بنام: ''ختم نبوت'' چھاپا ہے۔ جس میں اپنا وہی نیا عقیدہ اور نظریہ پیش کیا ہے لیکن دھوکا دہی کا انداز زیادہ مؤثر بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس رسالہ میں بظاہر ختم نبوت کے معنی کا بیان ہے جبکہ درحقیقت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم ارواح والی نبوت کا انکار ہے۔ صرف انکار ہی نہیں بلکہ عالم ارواح میں حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشرف بہ نبوت ہونے کا عقیدہ رکھنے والوں کو مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیوبند کی طرح اپنا بیڑا غرق کر بیٹھنے والے قرار دیا ہے۔

علامہ اسعد کے نظریہ کا لازمی نتیجہ

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے لے کر اب تک جمہور علمائے امت محدثین ومفسرین فقہاء ومتکلمین صوفیائے کاملین رحمہم اللہ تعالیٰ اور عامۃ المسلمین جو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ کے مطابق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کا عالم ارواح سے ہی حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونا تسلیم کرتے ہیں، علامہ اسعد کے نزدیک یہ تمام نفوس قدسیہ اور عامۃ المسلمین "العیاذ باللہ ثـم العیاذ باللہ" مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیوبند کے برابر ہیں۔ اور بعض علماء جو ان احادیث مبارکہ کو مجازی معنی پر محمول کرتے ہیں وہ عالم ارواح سے نبوت کا عقیدہ رکھنے والوں کو خارج از اسلام نہ سمجھنے کی وجہ سے ان کے برابر ہو گئے، تو ساری امت مسلمہ کا مرزا قادیانی کے برابر ہونا لازم آیا۔

نعوذ باللہ من ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

بلکہ اس سے بھی بڑھ کر سنگینی لازم آتی ہے جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔ جبکہ علامہ اسعد ایسی گمراہی پھیلانے کو اہل سنت سے خیر خواہی اور ہمدردی قرار دے رہے ہیں۔ اس لئے فقیر راقم الحروف نے اس دھوکا دہی کی حقیقت واضح کرنا ضروری سمجھا تا کہ اہل اسلام آگاہ ہو کر انہیں قبول حق کی دعوت دیتے رہیں شاید کسی کے احساس دلانے سے ہی انہیں توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے۔

اللّٰھـم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

اللّٰھـم اھدنا الصراط المستقیـم۔

اللّٰھـم ارزقنا حسن الخاتمۃ۔ امین ثـم امین

علامہ اسعد اور رسالہ ختم نبوت کی تصنیف کا مقصد

موصوف نے رسالہ کے آخر میں لکھا ہے:

مقصد صرف اتنا ہے کہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیوبند ختم نبوت کا مندرجہ بالا معنی تسلیم نہ کر کے اپنا بیڑا غرق کر بیٹھے اسی طرح کہیں ہمارے احباب بھی وہی غلطی کر کے اپنا اُخروی نقصان نہ کر بیٹھیں ورنہ مجھے نہ گالیاں کھانے کا شوق ہے اور نہ ہی

فتوے سہنے کا۔ (ختم نبوت ص 8)

الجواب:

لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ بظاہر کیسی ہمدردی اور خیر خواہی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے لیکن درحقیقت مشروب میں زہر ملا کر پلایا جارہا ہے۔

علامہ اسعد سے جواب طلب سوال:

آپ کے کونسے وہ احباب ہیں جن کے بارے میں آپ کو فکر لاحق ہوئی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیوبند کی طرح ختم نبوت کا مندرجہ بالا معنیٰ تسلیم نہ کر کے اپنا اخروی نقصان نہ کر بیٹھیں؟

مرزا قادیانی اور بانی دیوبند تو حضور سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی عالم اجسام میں بعثت کے بعد نئے نبی کی بعثت کے جواز کا عقیدہ رکھتے تھے بلکہ مرزا قادیانی نے خود نبی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا تھا۔

جبکہ بحمد اللہ تعالیٰ تمام اہل سنت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی بھی نئے نبی کی بعثت کو ممکن جاننے والے کو بھی دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار سمجھتے ہیں۔ تو اس صورت میں اہل سنت کا نظریہ اور عقیدہ، مرزا قادیانی اور بانی دیوبند کے نظریہ اور عقیدہ کی طرح کیسے بن گیا؟

دراصل بات یہ ہے کہ علامہ اسعد اپنا نیا نظریہ اور عقیدہ صاف الفاظ میں بیان کرنے سے گریز کر رہے ہیں اس لئے الفاظ کے ہیر پھیر سے دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ عوام الناس کو ان کی دھاندلی کا فوری طور پر پتہ نہ چل سکے لیکن طالب علم تو ان کو فریب کاری پوری طرح سمجھ رہے ہیں۔

گزارش یہ ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ اہل سنت کے مابین ختم نبوت کے معنی میں کوئی اختلاف نہیں ہے جس کی بنا پر علامہ اسعد کا یہ کہنا درست ہو سکے کہ مرزا قادیانی کی طرح ہمارے احباب بھی ختم نبوت کا معنی تسلیم نہ کرنے والی غلطی کر کے اپنا اخروی نقصان نہ کر بیٹھیں۔

اصل بات یہ ہے کہ شومیٔ قسمت سے علامہ اسعد نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم ارواح والی نبوت کا انکار کر دیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ اس نبوت کے تسلیم کرنے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے جو قطعی طور پر کفر ہے جیسا کہ علامہ اسعد اپنے پہلے پمفلٹ میں تفصیل سے لکھ چکے ہیں جبکہ اس پمفلٹ میں زیادہ دھوکا دہی کا مظاہرہ کیا ہے تا کہ عوام الناس سمجھیں کہ علامہ اسعد تو ختم نبوت کا معنی سمجھا رہے ہیں۔

گزارش یہ ہے کہ اگر موصوف خود کو سچا سمجھتے ہیں تو صاف الفاظ میں اپنا نیا عقیدہ بیان کریں کہ: عالم ارواح میں حضور سید المرسلین ﷺ کے حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونے کا عقیدہ رکھنے والے ختم نبوت کے منکر ہیں اس لئے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت ملنے کے بعد دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نبوت ملنا تسلیم کیا ہے لہٰذا ان کے لئے وہ تمام احکام ثابت ہیں جو ختم نبوت کے منکرین کے لئے ہیں۔

یعنی وہ قطعاً اجماعاً دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار ہیں ایسے کہ جو شخص ان کے عقیدہ پر اطلاع کے بعد ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

علامہ اسعد کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ ان کی طرف سے یہ انعام صرف معاصرین کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ پوری امت مسلمہ اس کی زد میں آ رہی ہے اور مسلمان

صرف علامہ اسعد اور ان کے حواری ہی بچے ہیں اور وہ بھی اس وقت سے جب سے عالم ارواح والی نبوت کے منکر ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور توبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے لئے ہادی بننے کے دعویدار ہیں۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

علامہ اسعد کا نیا نظریہ اور عقیدہ اور اس کی دلیل

رسالہ ختم نبوت میں پیش کردہ عبارات سے موصوف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ:

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم ارواح میں نبوت ہرگز عطا نہیں کی گئی۔ اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین ہیں۔ آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت ملنا ممکن نہیں ہے۔ اور عالم ارواح میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حقیقتاً مشرف بہ نبوت ہونا تسلیم کرنے سے آپ کی نبوت کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نبوت عطا ہونا لازم آتا ہے۔ لہذا عالم ارواح میں آپ کو نبوت ہرگز عطا نہیں کی گئی۔ نیز جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی کے لئے نبوت کا حصول ممکن جاننے والا ہی قطعاً اجماعاً دجال کذاب کافر ملعون مخلد فی النار ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے بالفعل نبوت عطا کئے جانے کا عقیدہ رکھنے والا بدرجہ اولیٰ اس حکم کا مستحق ہے۔ اور وہ ختم نبوت کا اجماعی معنیٰ تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی اور بانی دیوبند کی طرح اپنی آخرت خراب کر چکا ہے۔

اور علامہ اسعد کے نزدیک عالم ارواح والی نبوت سے متعلقہ احادیث مجازی معنیٰ پر محمول ہیں یعنی عالم اجسام میں جلوہ گری کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت عطا کی جانے والی تھی اس لیے آپ نے ان احادیث مبارکہ میں خود کو نبی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ

موصوف نے اپنے پہلے رسالہ میں تفصیل سے لکھا ہے۔

علامہ اسعد کے دلائل کا منصفانہ جائزہ

موصوف نے اپنے نئے عقیدہ کو حق ثابت کرنے کے لئے جو دلائل پیش کیے ہیں ان کا منصفانہ جائزہ بھی ضروری ہے تا کہ موصوف کے مغالطہ کا پوری طرح ازالہ ہو جائے۔

پہلی عبارت: ختم نبوت کی اہمیت، سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال باطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے، ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت) نص قطعی قرآن ہے اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے۔ نہ ایسا کہ وہی کافر بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفر ان ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 15 صفحہ 630)

(رسالہ: ختم نبوت ص 3)

الجواب:

موصوف کا اپنے نئے نظریہ اور عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے عبارت منقولہ کو پیش کرنا باعث تعجب ہے اس لئے عبارت مذکورہ تو موصوف کے نئے عقیدہ کے باطل اور خالص گمراہی ہونے پر برہان قطعی ہے۔ اس لئے کہ ختم نبوت کی یہ اہمیت پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اس میں دوسری رائے نہیں ہو سکتی کیونکہ حضور محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو خاتم النبیین ماننا واقعی اسی قدر اہم اور ضروری ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم ارواح میں منصب نبوت پر حقیقتاً فائز ہونے کے خلاف سمجھنا درحقیقت خاتم النبیین کا معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے اور پوری امت مسلمہ کو قطعی طور پر خارج از اسلام قرار دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے کہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر اب تک جمہور علمائے امت اور عامۃ المسلمین تو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم ارواح ہی سے منصب نبوت پر حقیقتاً فائز ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

اب اگر یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہونے کی وجہ سے ضروریات دین کے خلاف ہے تو "العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ" جمہور علمائے امت اور عامۃ المسلمین کا قطعی طور پر خارج از سلام ہونا لازم آیا۔ اور وہ بعض علماء جو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم ارواح ہی سے منصب نبوت پر فائز ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے اور عالم ارواح والی نبوت کی احادیث مبارکہ کے معنی میں تاویل کرتے ہیں، انہوں نے جمہور علمائے امت اور عامۃ المسلمین کو خارج از اسلام ہرگز نہیں سمجھا۔ لہذا علامہ اسعد کے نظریہ کے مطابق وہ بھی خارج از اسلام ہوئے تو اس طرح پوری امت مسلمہ کا خارج از اسلام ہونا لازم آیا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

حاصل کلام یہ ہے کہ:

جب اس بات پر اجماع امت ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت ضروریات دین سے ہے اور یہ بات بھی قطعی اور یقینی ہے کہ پوری امت کا خارج از اسلام ہونا بھی ضروریات دین کے خلاف ہے۔ تو جس نظریہ اور عقیدہ کو عقیدہ ختم نبوت کے خلاف سمجھنے کی وجہ سے پوری امت مسلمہ کا خارج از اسلام ہونا لازم آئے اس نظریہ اور عقیدہ کے قطعی اور یقینی طور پر باطل اور خالص گمراہی اور ضروریات دین کے خلاف ہونے پر پوری امت مسلمہ کا عقیدۂ ختم نبوت پر

اجماع ہی برہان قطعی ہے۔اس لئے کہ اس نظریہ کو درست تسلیم کرنے کی صورت میں نہ ہی امت باقی رہے گی اور نہ ہی اجماع امت متصور ہوسکتا ہے جبکہ یہ دونوں امر ضروریاتِ دین کے خلاف ہیں تو لامحالہ علامہ اسعد کا نیا نظریہ اور عقیدہ ہی ضروریاتِ دین کے خلاف ہے۔

وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

عبارت منقولہ کی مختصر وضاحت:

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے ہی کلام کی روشنی میں ملاحظہ کریں:

یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا، یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلاتاویل وبلاتخصیص ماننا (اس معنی پر اجماع امت ہے) ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال باطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے۔

عبارت منقولہ میں ''ان کے زمانے میں'' سے مراد عالم اجسام میں وحی نبوت ورسالت سے مشرف فرمائے جانے سے وصال مبارک تک کا زمانہ ہے۔اور ''ان کے بعد'' سے مراد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال مقدس کے بعد تا قیامِ قیامت کا زمانہ ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی پہلی عبارت میں اس کو خوب واضح کر دیا گیا ہے۔دوبارہ ملاحظہ کریں، چنانچہ فرمایا:

آیۂ کریمہ ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' وحدیث متواتر 'لانبی بعدی'' سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بلاتخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص57)

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب

نبیوں میں پچھلے۔ت) یعنی بعثت میں سب نبیوں میں پچھلے (اس پر اہل اسلام کا اجماع ہے)

باقی عبارت خوب واضح ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ صفحات میں فتاویٰ رضویہ کے حوالہ سے خاتم النبیین کا معنی بیان کیا جاچکا ہے اور اسی کو یہاں بطور تفسیر نقل کر دیا ہے تا کہ اعلیٰ حضرت کے کلام کی وضاحت ان کے اپنے ہی کلام سے کی جائے اور بعثتِ نبی کا مفہوم ومعنی بھی بیان کیا جاچکا ہے۔

نتیجہ کلام:

عبارت منقولہ کی مختصر وضاحت اور بشمول حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ جمہور علمائے امت کا احادیث صحیحہ کی روشنی میں حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم ارواح میں منصب نبوت پر حقیقتاً فائز کیے جانے کا عقیدہ ہونے سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عالم ارواح ہی سے منصب نبوت پر حقیقتاً فائز ہونا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منافی ہرگز نہیں ہے۔

اور عبارت منقولہ میں حضور محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم اجسام میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام، وحی نبوت ورسالت سے مشرف ہونے سے آپ کی بعثت مقدسہ ہوجانے اور شان خاتم النبیین کا بالفعل اور خارج میں ظہور ہوجانے کے بعد کسی کو نبوت ملنا محال وباطل ہونے کا بیان ہے اور ممکن سمجھنے والے کے بارے میں بھی احکام شرع بیان کئے گئے ہیں۔

عالم ارواح والی نبوت کی نفی کرنا ہرگز مقصود نہیں ہے اور نہ ہی عبارت منقولہ میں بیان کردہ نظریہ سے اس نبوت کی نفی لازم آتی ہے۔ البتہ فتاوی رضویہ میں ہی دوسرے مقام پر بڑے اہتمام اور بڑی تفصیل سے عالم ارواح والی نبوت کو احادیث مبارکہ سے ثابت